انباء المصطفیٰ بحالِ سرّ و اخفیٰ

علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والیم 3

اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

اِنْبَاءُ الْمُصْطَفٰی بِحَالِ سِرٍّ وَّاَخْفٰی

علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مصنف
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و تخریج
قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

دار العلم جامع مسجد نور
محلہ بیدیاں پاک نگہ حمید والا صدیق اکبر ٹاؤن (ڈھلے) گوجرانوالہ
055-4440041-0300-6522335

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نام رسالہ: علم غیب رسول ﷺ

مصنف: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تصحیح وتخریج: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

صفحات: ۳۲

اشاعت اول: ستمبر ۲۰۰۶

ناشر: دار القلم گوجرانوالہ

ادارہ کا قیام خالص تبلیغ واشاعت دین کی خاطر کیا گیا ہے جس میں خاص طور پر عوام الناس کو دینی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے دینی لٹریچر کو عام کیا جائے گا۔

ادارہ میں علماء اور عوام الناس کے ذوق مطالعہ کیلئے فری لائبریری کا اجراء بھی ہو چکا ہے مطالعہ کا ذوق رکھنے والے ہر روز مغرب تا عشاء تشریف لاکر اپنے ذوق کو پورا کریں۔

ادارہ میں عوام الناس کی سہولت کے لئے اس بات کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ وہ اپنے دینی مسائل کے بارے میں خود تشریف لاکر یا بذریعہ فون جوابات حاصل کرسکیں۔

وقت: جمعۃ المبارک، مغرب تا عشاء، اتوار، مغرب تا عشاء

رابطہ کے لئے فون نمبر: 4440041

اس رسالہ کو ادارہ کے زیر اہتمام محترم جناب عبد الغنی بٹ صاحب نے اپنے والدین اور محترم جناب غلام سرور بٹ صاحب اور محترم جناب محمد ایوب بٹ صاحب نے اپنے نانا جان کے ایصال ثواب کے لیے چھپوا کر فی سبیل اللہ تقسیم کرایا ہے اللہ تعالیٰ ان کے والدین کی بخشش و مغفرت فرما کر ان کے درجات کو بلند فرمائے آمین۔

اگر کوئی صاحب ذوق اس رسالہ کو اپنے علاقہ میں تقسیم کرنے کے لئے چھپوانا چاہے تو ادارہ سے رابطہ کرے۔

قرآن وحدیث واقوالِ آئمہ قدیم وحدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل (۱) کہ مذکور ہوئے بسیا ہیں۔ غرض شمس وامس کی طرح روشن ہوا کہ عقیدہ مذکورہ زید کو معاذ اللہ کفر وشرک کہنا خود قرآن عظیم پر تہمت رکھنا اور احادیث صحیحہ، صریحہ، شہیرہ، کثیرہ کو رد کرنا اور بہ کثرت آئمہ دین واکابر علمائے عاملین واعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ عنہم اجمعین، یہاںتک کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبد العزیز صاحب کو بھی عیاذاباللہ کافر ومشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیثِ صحیحہ وروایاتِ معتمدہ (۲) فقہیہ خود کافر ومشرک بننا ہے اس کے متعلق احادیث وروایات واقوال آئمہ وترجیحات وتصریحات فقیر کے رسالہ ,, النهى الاكيد عن الصلوة وراء اعداء التقليد و رساله الكوكبة الشهابية على كفريات ابى الوهابية ,, وغیرہما میں ملاحظہ کیجئے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علمِ الٰہی ذاتی ہے اور علمِ خلق عطائی۔ وہ واجب یہ ممکن، وقدیم یہ حادث، وہ نامخلوق یہ مخلوق، وہ نامقدور یہ مقدور، وہ ضروری البقا یہ جائز الفنا، وہ ممتنع التغیر (۳) یہ ممکن التبدل (۴)، ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمالِ شرک نہ ہوگا، مگر کسی مجنوں کو، بصیرت کے اندھے اس علم ماکان وما یکون بمعنیٔ مذکورہ ثابت جاننے کو معاذ اللہ! علمِ الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علمِ الٰہی تو علمِ الٰہی جس میں غیر متناہی علوم تفصیلی فراوانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی یا وہ جسے گویا مصطلح (۵) حساب کے طور پر غیر متناہی کا مُکَعَّبْ (۶) کہیے بالفعل وبالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں یہ شرق تا غرب وسماوات وارض وعرش تا فرش وماکان وما یکون من اول یوم الی اخر الایام سب کے ذرے ذرے کا حال تفصیل سے جاننا وبالجملہ جملہ مکتوبات لوح ومکنوناتِ قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ ﷺ سے ایک

(۱) تھوڑے سے تھوڑا۔ (۲) اعتماد کی گئیں، قابل اعتماد۔ (۳) تغیر سے پاک۔
(۴) جس میں تبدیلی ہو سکے۔ (۵) اصلاح کیا ہوا۔ (۶) وہ جس کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی برابر ہو۔

نصوص حصر

یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصہ خدا تعالی ہے، مولی عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، قطعا حق اور بحمد اللہ تعالی مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر مُتَکَبِّر (۱) کا اپنے دعوی باطلہ پر ان سے استدلال اور اس کی بنا پر حضور پُر نور ﷺ کے علم ما کان وما یکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکمِ کفر وضلال، نصِ جنون وخام خیال بلکہ خود مُستَلزِم (۲) کفر وضلال ہے۔

علم بہ اعتبار منشا دو قسم کا ہے، ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور عطائی، کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو، اور بہ اعتبار متعلق بھی دو قسم ہے علم مطلق یعنی محیطِ حقیقی، تفصیلی فعلی فروانی کہ جمیع معلومات الٰہیہ عزوعلاء کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ وہ بھی غیر متناہی بار داخل، اور خود کنہ (۳) ذاتِ الٰہی واحاطہء تام صفاتِ الٰہیہ نا متناہی سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلاً مستغرق ہو، اور مطلق علم یعنی جاننا، اگر محیط باحاطہء حقیقیہ نہ ہو۔ ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلمِ مطلق بمعنی مذکورہ بلاشبہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں اور ہر گز کسی غیر خدا کے لئے ان کے حصول کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ہم ابھی بیان کر آئے ہیں کہ علم ما کان وما یکون بمعنی مسطور (۴) اگر چہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم و اکمل ہو علومِ محمدیہ کی وسعتِ عظیمہ کو نہیں پہنچتا پھر علومِ محمدیہ تو علومِ الٰہیہ ہیں جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم.

اور مطلق علم ہر گز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے مولی عزوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً وہی قسم اول مراد ہو سکتی ہے نہ کہ قسم اخیر اور بداہتہً ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ما کان وما یکون بمعنی مزبور (۵) بلکہ اس سے

(۱) متکبر، غرور کرنے والا۔ (۲) کوئی کام اپنے اوپر لازم کرنے والا۔ (۳) کسی چیز کی انتہا۔ (۴، ۵) اوپر لکھا ہوا

ہزار در ہزار زید وافزوں علم بھی کہ بہ عطائے الٰہی مانا جائے ،اسی قسم اخیر سے ہوگا، تو نصوص حصر کو مدعائے

مخالف سے اصلاً مس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جہالت پر نص ہے۔ وللہ الحمد .

یہ معنی بآنکہ خود بدیہی و واضح ہیں، آئمہ دین نے اس کی تصریح بھی فرمائی۔

امام اجل ابوزکریا نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اپنے فتاوی پھر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

لا یعلم ذلک استقلا لا وعلم احاطة بکل المعلومات الا اللہ و اما المعجزات والکرامات [فحصلت] فباعلام اللہ [للانبیاء والاولیاء] لهم علمت و کذا ما علم باجراء العادة .(۱)

یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں، رہے انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں، یہاں تو اللہ عزوجل کے بتانے سے انہیں علم ہوا ہے، یونہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔

مخالفین کا استدلال محض باطل وخیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہوگیا، مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خود اقراری کفر وضلال کا تمغہ ہے، نیز انہیں میں روشن کیا کہ خلق کے لئے ادعائے علم غیب پر فقہا کا حکم کفر بھی درجہ اولائے حقیقت حق میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے طرز فقہا میں علم مطلق بمعنی مرقوم (۲) کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر پر مکر کا وہ زعم مردود جس میں حضور ﷺ کی نسبت (کچھ نہیں جانتے) کا لفظ ناپاک ہے، وہ بھی کلمہ کفر وضلال بیباک ہے۔ بکر نے جس عقیدے کو کفر وشرک کہا اور اس کے رد میں یہ کلام بدفرجام (۳)

(۱) (الفتاوی نووی ۱۷۳، الفتاوی الحدیثیه ۳۱۳)

(۲) لکھا گیا، لکھا ہوا۔ (۳) انتہائی برا کلام، یعنی ایسی بات جو انتہائی بری ہے

بکا، خود اسی میں تصریح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے۔
لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شاملِ علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استثناء بھی اس تعمیم پر دلیلِ جلی ہے کہ اس قول میں خواہ یوں اور خواہ یوں، دونوں صورت پر حکمِ شرک دیا ہے۔ اب اس لفظ قبیح کے کلمہ کفرِ صریح ہونے میں کیا تامل ہو سکتا ہے۔ قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب، رسالت نبی ﷺ کا انکار بلکہ نبوتِ تمام انبیاء کا انکار، سید عالم ﷺ کی تنقیص مکان بلکہ رب العزۃ جلالہ کی توہینِ شان۔ ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔
یوں ہی اس کا قول بدتر از بول کہ "اپنے خاتمے کا بھی حال معلوم نہ تھا"، صریح کلمہء کفر و خسار اور بے شمار آیات قرآنیہ واحادیث متواترہ کا انکار ہے آیہ کریمہ ﴿لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ﴾(۱) مع حدیث صحیحین بخاری و مسلم کے، بحمد اللہ ان مردودوں کی خاص صفراشکنی کیلئے اُتری اور مروی مدون ہوئی اوپر گذری، بعض اور سنیے،

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :

﴿وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی﴾(۲)

اے نبی! بیشک آخرت تمہارے لیے دنیا سے بہتر ہے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :

﴿وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی﴾(۳)

بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا عطا فرمائیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :

﴿یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ بِاَیْمَانِھِمْ﴾(۴)
جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اور ان کے صحابہ کو ان کا نور ان کے آگے اور داہنے جولان کرے گا

(۱) (پ ۲۶، سورۃ محمد آیت ۲)
(۲) (پ ۳۰، سورۃ الضحی آیت ۴)
(۳) (پ ۳۰، سورۃ الضحی آیت ۵)
(۴) (پ ۲۸، سورۃ التحریم آیت ۸)